

14046- آخری عشرہ کا اعتکاف کرنے والا اعتکاف والی جگہ میں کب داخل ہو اور کب نکلے؟

سوال

میں رمضان المبارک کا آخری عشرہ اعتکاف کرنا چاہتا ہوں، اور یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مسجد میں کب جاؤں اور وہاں سے کب نکلوں؟

پسندیدہ جواب

اول:

اعتکاف والی جگہ میں داخل ہونے کے متعلق جمہور علماء کرام جن میں آئمہ اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ شامل ہیں ان سب کا مسلک یہ ہے کہ: جو کوئی بھی رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرنا چاہے وہ اکیسویں رات کو غروب شمس سے قبل مسجد میں داخل ہوا انہوں نے مندرجہ ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔ متفق علیہ۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کا اعتکاف کرتے تھے نہ کہ دنوں کا، اس لیے کہ عشر راتوں کی تمیز ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

(اور دس راتوں کی قسم) الفجر (2)

اور آخری عشرہ اکیسویں رات سے شروع ہوتا ہے۔

تو اس بنا پر اعتکاف کرنے والا اکیسویں رات غروب شمس سے قبل مسجد میں داخل ہو۔

2- ان کا کہنا ہے کہ: اعتکاف کرنے کا سب سے عظیم اور بڑا مقصد لیلۃ القدر کی تلاش ہے، اور اکیسویں رات آخری عشرہ کی تاق راتوں میں سے ہے لہذا یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہی رات لیلۃ القدر ہو، اس لیے اسے اس رات اعتکاف کی حالت میں ہونا چاہیے۔

امام سندھی کا حاشیۃ النسائی میں یہی کہنا ہے، مزید دیکھیں: المغنی (489/4)

لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے وہ کہتی ہیں "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرنا چاہتے تو اپنی اعتکاف والی جگہ میں نماز فجر کے بعد داخل ہوتے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2041) صحیح مسلم حدیث نمبر (1173)۔

بعض علماء سلف نے اس حدیث کے ظاہر کو دیکھتے ہوئے یہ کہا ہے کہ وہ اعتکاف کرنے والی جگہ میں نماز فجر کے بعد داخل ہو، مستقل فتویٰ کمیٹی (اللبیۃ الدائمۃ) کے علماء کرام نے بھی اسی کو لیا ہے دیکھیں فتاویٰ اللبیۃ الدائمۃ (411/10) اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی کو لیا ہے۔ دیکھیں فتاویٰ ابن باز (442/15)۔

لیکن جمہور علماء کرام نے اس حدیث کے دو میں سے ایک جواب دیا ہے:

اول:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غروب شمس سے قبل اعتکاف کر چکے تھے لیکن وہ خاص اعتکاف والی جگہ میں نماز فجر کے بعد داخل ہوئے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرنا چاہتے تو نماز فجر ادا کرتے اور پھر اپنی اعتکاف والی جگہ میں داخل ہو جاتے)

اس حدیث سے انہوں نے دلیل لی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کی ابتداء دن کے شروع سے کیا جائے گا، امام اوزاعی، امام ثوری اور لیث کا بھی ایک قول یہی ہے، اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص مہینہ یا دس دن کا اعتکاف کرنا چاہے تو وہ اعتکاف میں غروب شمس سے قبل داخل ہو، اور انہوں نے اس حدیث کی تاویل یہ کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد اعتکاف والی جگہ میں داخل ہوئے اور خلوت اختیار کی یہ نہی کہ اعتکاف کی ابتدا کا وقت ہی یہ ہے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے قبل ہی مسجد میں اعتکاف کر چکے تھے اور جب نماز فجر ادا کی تو علیحدگی اور خلوت اختیار کر لی۔ اھ

دوسرا جواب :

خابلہ میں سے قاضی ابویعلیٰ رحمہ اللہ نے یہ جواب دیا ہے کہ : اس حدیث کو اس پر محمول کیا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیس تاریخ والے دن ایسا کیا کرتے تھے، امام سندی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : یہ جواب نظر کو بھاتا ہے اور اعتماد کے اعتبار سے بھی بہتر اور اولیٰ ہے۔ اھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

اعتکاف کب شروع کیا جائے گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

جمہور اہل علم کا مسلک یہ ہے کہ : اعتکاف کی ابتدا اکیسویں رات ہے نہ کہ اکیسویں تاریخ کی فجر، اگرچہ بعض علماء کرام نے بخاری شریف میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث (جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی تو اپنے اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوئے) سے استدلال کرتے ہوئے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ اعتکاف کی ابتدا اکیس تاریخ کی نماز فجر سے ہوتی ہے، لیکن جمہور علماء کرام نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت لوگوں سے علیحدہ ہوئے، لیکن اعتکاف کی نیت رات کے شروع میں ہی کی، اس لیے کہ آخری عشرہ کی ابتداء بیس تاریخ کے غروب شمس سے ہوتی ہے۔ اھ

دیکھیں : فتاویٰ الصیام صفحہ نمبر (501)

اور صفحہ (503) پر کہتے ہیں :

اعتکاف کرنے والے کا آخری عشرہ میں دخول اکیس تاریخ کی رات غروب شمس سے ہوتا ہے، اور یہ اس لیے کہ آخری عشرہ کے دخول کا یہی وقت ہے، اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث اس کے معارض نہیں اس لیے کہ اس کے الفاظ مختلف ہیں، لہذا مدلول لغوی کا قریب ترین لیا جائے گا اور وہ صحیح بخاری کی روایت میں ہیں :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان المبارک میں اعتکاف کیا کرتے تھے، اور جب صبح کی نماز ادا کرتے تو اپنی اعتکاف والی جگہ میں داخل ہو جاتے۔ صحیح بخاری (2041)

تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ قول کہ (اور جب صبح کی نماز کر لیتے تو اپنی اعتکاف والی جگہ میں داخل ہو جاتے) اس بات کا متقاضی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھہرنا دخول سے قبل ہے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد میں ٹھہرنا ان کا اعتکاف والی جگہ میں داخل ہونے سے قبل ہے) اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول (اعتکف) فعل ماضی ہے اور اصل یہ کہ اس کا استعمال اس کی حقیقت میں کیا جائے۔ اھ

دوم:

اعتکاف سے نکلنے وقت: اعتکاف کرنے والا شخص اپنے اعتکاف کو رمضان المبارک کے آخری دن کے سورج غروب ہونے پر ختم کرے گا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

اعتکاف کرنے والا شخص اپنے اعتکاف سے کب نکلے گا، آیا عید کی رات غروب شمس کے بعد یا عید کے دن نماز فجر کے بعد؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

اعتکاف کرنے والا شخص اپنے اعتکاف سے رمضان المبارک ختم ہونے پر نکلے گا، اور رمضان المبارک کا اختتام عید کی رات غروب شمس پر ہو جاتا ہے۔ اھ دیکھیں: فتاویٰ الصیام (502)۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں ہے کہ:

رمضان المبارک کے عشرہ کا اعتکاف رمضان کے آخری دن غروب شمس کے وقت ختم ہو جائے گا۔ اھ

دیکھیں فتاویٰ الجلیۃ الدائمۃ (411/10)

اور اگر وہ اپنے اعتکاف والی جگہ میں نماز فجر اور نماز عید ادا کرنے تک رہنا اختیار کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، بعض سلف نے اسے مستحب قرار دیا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ انہوں نے بعض اہل علم کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے ہوئے دیکھا وہ لوگوں کے ساتھ عید الفطر ادا کرنے کے سے پہلے اپنے گھر واپس نہیں پلٹتے تھے، امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: مجھ تک یہ پہلے دور کے اہل فضل و علم سے پہنچا ہے اور اس مسئلہ میں میں نے سب سے بہتر یہی سنا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کہتے ہیں: جو کوئی رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا پیروی کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ ایکسویں رات غروب شمس سے قبل ہی مسجد میں داخل ہو جائے تاکہ اس سے کچھ بھی نہ چھوٹ سکے، اور عید کی رات غروب شمس کے بعد وہاں سے نکلے، چاہے مہینہ کمی والا ہو یا زیادہ (یعنی تیس یوم ہوں یا کم) اور افضل و بہتر یہ ہے کہ وہ عید کی رات مسجد میں ہی گزارے تاکہ نماز وہیں ادا کر سکے، یا پھر اگر نماز عید عید گاہ میں ادا کریں تو وہ وہیں سے عید گاہ جائے۔ اھ

دیکھیں: المجموع للنووی (323/6)

اور جب اعتکاف سے ہی وہ نماز عید کے لیے جائے تو اس کے لیے عید گاہ جانے سے قبل غسل اور زیب و زینت اختیار کرنا مستحب ہے، اس لیے کہ یہ عید کی سنن میں شامل ہے۔

اس کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (36442)

واللہ اعلم.